

مدیر کے نام

ڈاکٹر سید ظاہر شاہ، پشاور

آپ کے تمام مضامین اعلیٰ پائے کے ہوتے ہیں، جو تعلیم و تربیت کا موثر ذریعہ ہیں۔ ڈاکٹر انیس احمد کا مضمون 'نظامِ عدل کا قیام اور حکمتِ اعلیٰ' (ستمبر ۲۰۱۱ء) بلاشبہ ایک شاہکار ہے۔ اگر تحریک سے وابستہ افراد اس پر عمل کریں اور اپنی شب و روز کی زندگی ان رہنمای خطوط کے مطابق گزاریں تو تبدیلی کی امید کی جاسکتی ہے۔

عبداللہ، لاہور

'ترپیت اولاد میں حیا کا غضر' (ستمبر ۲۰۱۱ء) میں بچوں کی تربیت کے لیے جدید تقاضوں کی روشنی میں اہم نکات سامنے آئے ہیں۔ ایک طرف حیا کے مختلف پہلو بیان کیے گئے ہیں تو دوسری طرف بے حیائی کے حرکات کی نشان وہی کے ساتھ ان کے تدارک کے لیے اعلیٰ رہنمائی بھی دی گئی ہے۔

ثريا اقبال، کراچی

اس ماہ پروفیسر محمد اقبال خاں کی تحریر 'تا جھستان: پس منظراً اور جدوجہد' (ستمبر ۲۰۱۱ء) نے تodel کو مودہ لیا۔ اس کی کئی وجوہ ہیں۔ روس کی گرفت سے آزاد ہونے والی ریاستوں سے متعلق معلومات خاصی بکھری اور ناکمل ہیں۔ تا جک باشندوں کا ذکر اکثر اخبارات میں نظر آیا، زیادہ تر بدترین حالات کا شکار اور کبھی مختلف نوعیت کے حملوں کا شکار۔ اس علاقے کے متعلق زیادہ معلومات کی خواہش تھی۔ یہ خواہش اس مضمون سے کافی حد تک پوری ہوئی۔ وکھی کر دینے والے حالات تو اس وقت پوری مسلم دنیا کا ہی الیہ ہیں لیکن تا جک عوام کا عزم یہ حوصلہ دے رہا ہے کہ ان شاء اللہ مستقبل اسلام کا ہی ہو گا، اور آزمائش کے یہ دن گزر جائیں گے!

آفتتاب عالم، لاہور

'آج کی بدلتی اور درپیش چیزیں' (ستمبر ۲۰۱۱ء) میں مصنف نے نہایت چاکب دتی سے چند صفحات میں دنیا کے اتار چڑھا دی، ان کے اسباب و عوامل اور مستقبل کے امکانات و خدشات، کیا نہیں، بیان کر دیا ہے، مگر ہم تو یہ بھی پڑھنا چاہتے ہیں کہ اس پریشان حال دنیا کے دکھوں کا مدوا وہ آب حیات ہے جو مسلمانوں کے پاس ہے۔

توجہ: روزے کی جسمانی و نفسیاتی افادیت، (اگست ۲۰۱۱ء) از ڈاکٹر محمد سلطان میں مضمون نگار کا تعلق ہمدرد یونیورسٹی، دہلی سے بتایا گیا تھا جو درست نہیں۔ وہ جی سی یونیورسٹی لاہور میں شعبہ عربی و علوم اسلامیہ کے صدر ہیں۔